از عدالتِ عظمیٰ

ریورنڈ فادر برائن ای فرنینڈس وغیرہ۔

بنام

سٹیٹ آف مہاراشٹر اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 12 فروری، 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعات 4(1)، 5A اور 6- حصول اراضی- خسرہ نمبروں کے بجائے گنٹھا نمبر دیے گئے ہیں- تاہم زمین کی شناخت متنازعہ نہیں تھی اور زمین بھی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کا حصہ تھی۔۔۔اصل میں شائع ہونے والے نوٹیفکیشن میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے- دفعہ 5A کے تحت تفتیش کی گئی اور اس کے بعد دفعہ 6 کا اعلامیہ شائع کیا گیا- کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔۔۔ اعلامیہ درست قرار دیا گیا- حکام کی جانب سے ایوارڈ دینے اور رقم کی پیشکش کی وجہ سے بے حد تاخیر- اس لیے دفعہ 4(1) نوٹیفکیشن سے سالانہ 12 فیصد کی اضافی رقم حاصل کرنے کا حقدار ہے- ادا کرنے کی ہدایت کی گئی۔

رام چند و دیگران بنام یونین آف انڈیا و دیگران، [1993] 1 ایس سی سی 44، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3647، سال 1996 وغیرہ۔

رٹ پٹیشن نمبر 2694، سال 1986 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 14.6.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

شریک فریقین کے لیے سولی جسٹس سوربجی، ایس کے ڈھولکیا، ایم ایل ورما، ایس گنیش، اروند شرما، پی ایچ پاریکھ، ایس ایم جادھو، ڈی ایم نرگولکر، مس ریما بھنڈاری، ایم این شروف۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا ہے۔

حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 26 جولائی 1965 کو ریاستی گزٹ میں شائع کیا گیا تھا اور اعلامیہ 17 مئی 1969 کو شائع کیا گیا تھا۔ یہ ایوارڈ 22 ستمبر 1986 کو ترمیم ایکٹ 68، سال 1984 کے ذریعے شامل دفعہ 11A کے تحت فراہم کردہ مدت کے اندر دیا گیا۔ لہذا، اپیل گزاروں نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا ہے۔ عدالت عالیہ نے 14 جون 1995 کے حکم نامے کے ذریعے ان کی رٹ پٹیشن نمبر 86/2694 کو خارج کر دیا۔ اس طرح یہ اپیلیں خصوصی اجازت کے ذریعے کی جاتی ہیں۔

اپیل گزاروں کے سینئر وکیل، شری سوراب جی نے دعوی کیا ہے کہ اسی خسرہ نمبر 264 سے متعلق اسی طرح کے معاملات میں، عدالت عالیہ نے دفعہ 6 کے تحت اس اعلامیے کو کالعدم قرار دے دیا تھا جس میں فریقین کو دفعہ 5A کے تحت تحقیقات کے لیے اس بنیاد پر خارج کر دیا گیا تھا کہ درخواست گزاروں کو کوئی موقع دیے بغیر پہلی بار تصحیحی نوٹیفکیشن شائع کیا گیا تھا اور اس کے بعد دفعہ 6 کے تحت بیان کیا گیا تھا۔ اس لیے اس معاملے میں حکام کی کارروائی بھی غیر قانونی ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ جیسا کہ عدالت عالیہ نے حکم میں نوٹ کیا کہ جیسا کہ نوٹ کیا گیا واحد عیب یہ تھا کہ خسرہ نمبروں کے بجائے، گنٹھا نمبروں کو خسرہ نمبروں کی تصریح سے متعلق تصحیحی میں دیا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، زمین کی شناخت تنازعہ میں نہیں تھی اور زمین بھی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کا حصہ تھی۔ لہذا، جیسا کہ اصل میں شائع کیا گیا ہے، دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن میں کوئی غیر قانونی حیثیت نہیں ہے۔ درحقیقت، اپیل گزاروں کو موقع دینے کے بعد دفعہ 5A کے تحت تفتیش کی گئی اور اس کے بعد دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ شائع کیا گیا۔ اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ ان حالات میں ہمیں شری سوراب جی کے دلیل میں کوئی طاقت نظر نہیں آتی۔ یہ سچ ہے کہ عدالت عالیہ نے دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کو کالعدم قرار دے دیا تھا لیکن اس کے باوجود ان تمام افراد کو موقع دیا گیا تھا اور اس کے بعد دفعہ 6 کا اعلامیہ آئے گا۔ واحد شرط یہ ہے کہ حصول عوامی مقصد کی تکمیل کرے گا۔ جب تک عوامی مقصد برقرار رہے گا، دفعہ 5A کے تحت تفتیش کی جائے گی اور مجاز اتھارٹی یہ فیصلہ کرے گی کہ آیا دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کو برقرار

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رکھنے کے لیے عوامی مقصد اب بھی برقرار ہے یا نہیں۔ان حالات میں، ہمیں نہیں لگتا کہ شری سوراب جی کے دلیل میں کوئی طاقت ہے۔

اس کے بعد شری سوراب جی کی طرف سے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ رام چند و دیگران بنام یونین آف انڈیا و دیگران،[1993] 1 ایس سی سی 44 میں اس عدالت نے مداخلت کی ہوگی اور حکام کی طرف سے طویل تاخیر کے لیے دفعہ 4(1) کے تحت حصول کو کالعدم قرار دیا ہوگا، لیکن تیسرے فریق کے حقوق کی مداخلت کے لیے۔اس معاملے میں، چونکہ اپیل گزار اب بھی قبضے میں ہیں اور کسی تیسرے فریق کے حقوق نہیں بنائے گئے ہیں، اس لیے نوٹیفکیشن کو منسوخ کرنے کی ضرورت ہے۔ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔یہ سچ ہے کہ حکام کی طرف سے طویل عرصے سے عدم فعالیت پائی جاتی ہے۔جیسا کہ اس عدالت نے نوٹ کیا ہے، چونکہ حکام کی طرف سے کیے جانے والے اقدامات کے لیے کوئی حد مقرر نہیں کی گئی ہے، اس لیے دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کی اشاعت کے بعد ایوارڈ دینے اور رقم کی پیشکش میں بے حد تاخیر کی جا رہی ہے۔نقص کو دور کرنے کے لیے، ترمیم ایکٹ 1984 کو قانون پر لایا گیا اور دفعہ 11A کے تحت حد متعارف کرائی گئی جس میں ریاست کو دفعہ 6A کے تحت مطلوبہ نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے دو سال کے اندر ایوارڈ دینے کا حکم دیا گیا۔اس کی ناکامی پر، دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ ختم ہو جائے گا۔اس معاملے میں، ترمیم ایکٹ کے نافذ ہونے کے فوراً بعد، دو سال کے اندر، دفعہ 11 کے تحت ایوارڈ دیا گیا۔لیکن اس عدالت نے اس ناانصافی کو دیکھتے ہوئے جو طویل وقت گزرنے کی وجہ سے معاوضے کے تعین میں کی جائے گی، رام چند (اوپر) کو دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی تاریخ سے سالانہ 12 فیصد کی اضافی رقم ادا کرنے کی ہدایت کی۔اس صورت میں افلاتون مقدمے کی تاریخ سے دو سال کے اندر یعنی 24 اگست 1976۔یہی تناسب اس معاملے میں حقائق پر لاگو ہوتا ہے۔جواب دہندگان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپیل گزاروں کو 17 مئی 1969 سے سالانہ 12 فیصد کی اضافی رقم ادا کریں، جو کہ اعلامیے کی تاریخ ہے کیونکہ اعلامیے کے بعد انہوں نے معاملے کو طویل عرصے تک برقرار رکھا۔

اپیلوں کو مذکورہ بالا حد تک اسی کے مطابق اجازت دی جاتی ہے۔اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.02.11 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document